261

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۵۸ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۶ دسمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انگریز کی اطاعت کے متعلق "مسئول شہباز" نے کتنے رنگ بدلے

اگر مسئول "شہباز" کا حافظہ اتنا زود فراموش نہیں ہو چکا کہ ایک آدھ دن قبل کی کہی ہوئی بات بھی محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ تو وہ انگریز کی اطاعت یا بغاوت کی الجھن میں اس بری طرح پھنس چکے ہیں۔ کہ آئے دن اپنا بیان بدلنے اور اس میں تبدیلی کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اور تبدیلی بھی ایسی جو سابقہ بیان کے سراسر خلاف ہوتی ہے۔ پہلے پہل جب مسئول صاحب اس جواب دہی کے لئے پبلک میں آئے۔ کہ اخبار "احسان" میں بیٹھ کر تو وہ حکومت کی مخالفت کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے تھے۔ مگر اب "شہباز" کی کوٹھڑی میں گھس کر حکومت کی طرف امداد تعاون کا غیر مشروط ہاتھ بڑھانا ان کے نزدیک شجاعانہ طرز عمل اور بہت بڑی "نیکی" کیونکر بن گیا ہے۔ تو انہوں نے لکھا۔

"انگریز کی اطاعت انگریز سے دشمنی یا انگریز سے دوستی کا سوال ہمارے نزدیک مرزائیوں کی طرح مذہبی عقیدہ کی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ محض ایک سیاسی مسئلہ ہے جس کا فیصلہ وقتی حالات کے ماتحت مختلف ہو سکتا ہے؟

اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ مسئول صاحب "انگریز کی اطاعت" کو "مذہبی عقیدہ" نہیں سمجھتے بلکہ "سیاسی مسئلہ" قرار دیتے ہیں۔ اور وقتی حالات کے ماتحت وہ اطاعت یا بغاوت جو چاہیں اختیار کر سکتے ہیں۔ قطع نظر اس سے کہ مسئول صاحب بار بار دریافت کرنے کے باوجود ابھی تک یہ نہیں بتا سکے۔ کہ انہوں نے آج تک کتنی بار انگریز سے دشمنی یا بغاوت کا فیصلہ کیا۔ اور اس پر کیونکر عمل کیا۔ اب انہوں نے اس بات سے ہی انکار کر دیا ہے۔ کہ انگریزوں کی اطاعت یا ان سے دشمنی رکھنے کے متعلق انہوں نے کچھ کہا تھا۔ چنانچہ ۳۰ نومبر کے "شہباز" میں لکھتے ہیں۔

"انگریزوں کی اطاعت کا ذکر یہاں محض مرزائیوں کے عقیدہ کے اظہار کے سلسلہ میں آیا ہے۔ جس سے ہمارے دینی یا سیاسی عقائد کو کوئی سروکار نہیں"۔

گویا مذکورہ بالا الفاظ میں انہوں نے اپنا ذکر نہیں کیا تھا۔ بلکہ "مرزائیوں" کے عقیدہ کا اظہار کیا تھا۔ اس دیدہ دلیری کے کیا کہنے لکھا تو یہ تھا۔ کہ انگریز کی اطاعت انگریز سے دشمنی ہمارے نزدیک مرزائیوں کی طرح مذہبی عقیدہ نہیں۔ بلکہ سیاسی مسئلہ ہے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنا طریق بتایا تھا۔ لیکن اب کہا جا رہا ہے۔ کہ اس سے ہمارے دینی یا سیاسی عقائد کو کوئی سروکار نہیں۔ یہ تو مرزائیوں کے عقیدہ کے اظہار کے سلسلہ میں کہا گیا تھا۔ جو شخص اس بے باکی سے اپنے قول کو آپ ہی جھٹلا سکتا ہو۔ اس کی کسی بات کو کون قابل اعتماد سمجھ سکتا ہے۔

بہرحال مسئول صاحب نے بڑی صفائی کے ساتھ یہ لکھا۔ کہ ان کے نزدیک انگریز کی اطاعت مذہبی عقیدہ نہیں بلکہ سیاسی مسئلہ ہے۔ گویا انہیں "انگریز کی اطاعت" سے انکار نہیں۔ البتہ اس اطاعت کے مذہبی عقیدہ ہونے سے انکار تھا۔ لیکن اس پر جب ہماری طرف سے کڑی گرفت کی گئی اور پوچھا گیا۔ کہ کیا کسی غیر مسلم حکومت کے ماتحت بسنے والے مسلمانوں کو اسلام نے اتنا بھی نہیں بتایا۔ کہ اس کے متعلق ان کا کیا رویہ ہونا چاہئے۔ اگر بتایا ہے۔ تو وہ مذہبی عقیدہ بن گیا۔ اور اگر نہیں بتایا۔ تو اسلام کامل مذہب نہ ہوا۔ اس پر مسئول صاحب نے اپنے پہلے بیان کے سراسر خلاف لکھا۔

"ہم انگریز حکمران کی غیر مشروط اطاعت کو اسلامی تعلیمات کے منافی قرار دیتے ہیں"۔ (شہباز ۳۰ نومبر ۳۹ء صفحہ ۲)

گویا مسئول صاحب انگریز کی اطاعت سے انکاری نہیں۔ بلکہ مشروط اطاعت کے پابند ہیں اور اسے تعلیمات اسلامی کے عین مطابق سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک غیر مشروط اطاعت اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ نہ کہ مشروط اطاعت۔ اور اس طرح انہوں نے "انگریز کی مشروط اطاعت" کو اپنا مذہبی عقیدہ بھی قرار دے لیا۔

لیکن اس کے متعلق جب ہم نے پوچھا کہ مشروط اطاعت سے مسئول صاحب کا مفہوم کیا ہے۔ اور انہوں نے انگریزوں سے اطاعت کے وہ شرائط کب اور کہاں طے کئے ہیں جنہیں تعلیمات اسلامی کے مطابق سمجھتے ہیں۔ تو اپنے سابقہ دونوں بیانات پر خاک ڈالتے ہوئے لکھ دیا۔ کہ

"ہماری روش واضح ہے ہم غیر مسلموں کے ساتھ مساوی حیثیت سے حسب مصلحت وقت تعلقات قائم کرنے یا توڑنے کے حامی ہیں اور دین اسلام کا حکم اس معاملہ میں یہی ہے کہ مسلمان اپنے آپ کو کسی کا محکوم خیال نہ کریں۔"

یہ تیسرا پلٹا ہے۔ جو اس بارے میں مسئول صاحب نے کھایا۔ اور ان الفاظ میں بھی بے حد ایچ پیچ سے کام لیا ہے اول تو انگریز کا ذکر چھوڑ کر غیر مسلموں کی پناہ جا ڈھونڈی ہے۔ حالانکہ جب بحث "انگریز کی اطاعت" کے متعلق تھی۔ اور ہندوستان میں انگریز ہی حکمران ہیں۔ دنیا کے تمام

غیر مسلموں کا ذکر بے ٹھکانے کا کونسا محل اور کیا ضرورت تھی۔ لیکن اس موقع پر چونکہ انگریز کا ذکر آنے اور یہ کہنے سے کہ مسئول صاحب اپنے آپ کو انگریز کا محکوم نہیں سمجھتے انکی روح کانپتی۔ اور بدن لرزتا تھا۔ اس لئے غیر مسلموں میں جا گھسے۔ تا خصوصیت سے انگریز کا ذکر کوئی ناگوار نتیجہ پیدا نہ کرے۔ پھر "دین اسلام کا حکم" بیان کرتے ہوئے یہ نہیں بتایا۔ کہ وہ خود بھی اس پر عامل ہیں یا نہیں۔ بلکہ صرف یہ کہدیا ہے۔ کہ "مسلمان اپنے آپ کو کسی کا محکوم خیال نہ کریں"۔ مسلمان خیال کریں یا نہ کریں۔ اس سے کوئی بحث نہیں۔ اس وقت سوال صرف مسئول صاحب کے متعلق ہے کہ وہ انگریز کی اطاعت کرتے ہیں یا نہیں مگر اس کا جواب ان کے لئے سانپ کے مونہہ میں چھچھوندر بن کر اٹک گیا ہے۔ وہ نہ تو اطاعت کا اقرار کرنا چاہتے ہیں۔ اور نہ صاف الفاظ میں انکار کرنے کی جرأت رکھتے ہیں۔

مضمون کو ختم کرتے ہوئے مسئول صاحب ایک دفعہ پھر اس سوال کی طرف لوٹے ہیں۔ مگر اسی حزم و احتیاط کے ساتھ۔ کہ انگریز کا لفظ ان کی زبان قلم پر نہ آنے پائے۔ چنانچہ لکھا ہے "ہم مسلمان لوگ، غیر مسلموں کی اطاعت کے کبھی قائل نہیں ہو سکتے۔ البتہ اپنی وقتی مصلحتوں کے مطابق ان سے تعاون عدم تعاون صلح یا جنگ کا فیصلہ ضرور کر سکتے ہیں۔ اور اسی پر مسئول شہباز کا عمل ہے"۔

"غیر مسلموں" کا ذکر رہنے دیجئے اور "مسلمان لوگ" کو بھی جانے دیجئے صرف اپنے "عمل" کے متعلق فرمائیے۔ گذشتہ جنگ عظیم کے وقت مسئول صاحب بقول خود "طفل مکتب" سہی۔ مگر اس کے بعد ابھی تک وہ سن شعور کو پہنچے ہیں یا نہیں۔ اگر پہنچ چکے ہیں۔ تو اتنے عرصہ کا کوئی ایک واقعہ ہی بتا دیں۔ جب انہوں نے انگریزوں سے تعاون کی بجائے عدم تعاون کا۔ صلح کی بجائے جنگ کا۔ اور اطاعت کی بجائے بغاوت کا فیصلہ کیا اور اس پر عمل کر کے دکھایا۔ اگر کبھی نہیں تو اس قسم کا دعویٰ کرنے کے ساتھ یہ کہتے ہوئے انہیں کچھ تو شرمانا چاہئیے کہ "اسی پر مسئول شہباز کا عمل ہے۔" کیا ان کے نزدیک بے عملی کا نام "عمل" ہے۔ اگر نہیں تو براہ مہربانی اپنی تمام عملی زندگی میں سے کوئی ایک واقعہ ہی ایسا بتا دیں جبکہ انہوں نے انگریز کی اطاعت کا انکار کر کے عملی طور پر بغاوت اختیار کی ہو۔

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۴ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہ العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

خان صاحب منشی برکت علی صاحب نے رخصت سے واپس آ کر یکم دسمبر سے اپنے عہدہ جائنٹ ناظر بیت المال کا چارج لے لیا ہے۔

"الفضل" کے جوبلی نمبر کیلئے جلد درخواستیں بھیجیں!

بزرگان سلسلہ احمدیہ کے نہایت قیمتی مضامین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مخلص صحابہ کی تیس کے قریب تصاویر کا شاندار مجموعہ کم از کم ایک سو صفحہ حجم پر شائع ہو رہا ہے۔ قیمت صرف ۸ خریداری کیلئے جلد درخواستیں بھیجئے۔ (مینیجر)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے بیعت کرنے والوں کے نام

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل احباب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

۱۴۹۱	بابو خانصاحب -	آگرہ
۱۴۹۲	چھیدا خانصاحب	"
۱۴۹۳	سمیعے خانصاحب	"
۱۴۹۴	چھوٹے خانصاحب	"
۱۴۹۵	اسم رونا صاحبہ	"
۱۴۹۶	بتول صاحبہ	"
۱۴۹۷	مسماۃ بی بی نباتن صاحبہ	مونگھیر
۱۴۹۸	راج بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۱۴۹۹	سہاگن بی بی صاحبہ	"
۱۵۰۰	این۔ بی اسلام صاحب	احمدآباد
۱۵۰۱	نور اسلام صاحب	آسام
۱۵۰۲	ایس رفیع الدین صاحب	احمدنگر دکن
۱۵۰۳	ایم مصطفےٰ صاحب -	ٹراونکور
۱۵۰۴	محمد شفیع صاحب -	سیالکوٹ
۱۵۰۵	ظہور الدین صاحب -	شیخوپورہ
۱۵۰۶	حافظ عزیز بخش صاحب	"
۱۵۰۷	محمد محفوظ الرحمن صاحب	بنگال
۱۵۰۸	A. K. M. Moqsudul Haque	بنگال
۱۵۰۹	ملک محمد طفیل صاحب -	کلکتہ -
۱۵۱۰	محمد اسرافیل صاحب	"
۱۵۱۱	محمد نعیم صاحب	"
۱۵۱۲	جمیل احمد صاحب	"
۱۵۱۳	اللہ رکھا صاحب	منٹگمری
۱۵۱۴	رشیدہ بیگم صاحبہ -	سیالکوٹ -
۱۵۱۵	شیخ حسین صاحب -	رائچور
۱۵۱۶	غلام فاطمہ صاحبہ -	
۱۵۱۷	حمیدہ بیگم صاحبہ -	
۱۵۱۸	محمد علی صاحب -	سیالکوٹ
۱۵۱۹	سردار محمد صاحب -	جالندھر
۱۵۲۰	عبد الرؤف صاحب -	ییمدن برہما
۱۵۲۱	برہم جیت صاحب -	آگرہ
۱۵۲۲	وارث خانصاحب	گورداسپور
۱۵۲۳	Maung Myint	
۱۵۲۴	چوہدری عمرا صاحب	"
۱۵۲۵	کرم الٰہی صاحب -	گورداسپور
۱۵۲۶	رحمت علی صاحب	"
۱۵۲۷	احمد علی صاحب	"
۱۵۲۸	صلاح الدین خانصاحب	لاہور
۱۵۲۹	فقیر محمد صاحب -	گورداسپور
۱۵۳۰	زینب بی بی صاحبہ -	لاہور
۱۵۳۱	محمد حسین صاحب	گجرات
۱۵۳۲	جمال الدین صاحب	گورداسپور
۱۵۳۳	صغراں بی بی صاحبہ	لائل پور
۱۵۳۴	عمر الدین صاحب -	جالندھر
۱۵۳۵	عبد المجید صاحب	اننت ناگ
۱۵۳۶	شیر محمد صاحب	پونچھ
۱۵۳۷	مغلانی صاحبہ	شاہ پور
۱۵۳۸	محمد جمیل صاحب	ہوشیار پور
۱۵۳۹	فضل الرحمن خانصاحب -	جموں
۱۵۴۰	فقیر خانصاحب -	پونچھ -
۱۵۴۱	ایس۔ ایم فقیر محی الدین صاحب -	کولمبو
۱۵۴۲	غلام رسول صاحب -	سیالکوٹ
۱۵۴۳	رحمت علی صاحب	"
۱۵۴۴	منظور احمد خانصاحب -	شیخوپورہ
۱۵۴۵	رسول بخش صاحب -	دادو سندھ
۱۵۴۶	فضل الکریم صاحب	دہلی
۱۵۴۷	مسٹر کے۔ سی۔ فخر الدین صاحب -	کولمبو
۱۵۴۸	شیخ محمد صادق صاحب -	رامپور
۱۵۴۹	عزیزہ بیگم صاحبہ	"
۱۵۵۰	شوکت علی صاحب	"
۱۵۵۱	ثریا بیگم صاحبہ	"
۱۵۵۲	شفی صاحبہ	پٹیالہ
۱۵۵۳	فضل بیگم صاحبہ	کانگڑہ
۱۵۵۴	محمد صدیق صاحب	ہوشیار پور
۱۵۵۵	غلام محمد صاحب	گجرات
۱۵۵۶	محمد شریف صاحب	گورداسپور
۱۵۵۷	محمد بیگ صاحب -	گجرات
۱۵۵۸	فتح محمد صاحب -	گورداسپور
۱۵۵۹	مولاداد صاحب	"

(باقی)

262

خلافت جوبلی کے اجتماع میں شریک ہونیکے متعلق ضروری ہدایات

سب کمیٹی مشاورت نے یہ تجویز کیا تھا۔ کہ جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر بیرونی جماعتیں کوشش کریں۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام سے جہاں تک ہو سکے اکٹھے روانہ ہوں۔ اور جلوس کی شکل بنا کر چلیں۔ اس غرض کے لئے اگر ہو سکے تو ریل گاڑیاں ریزرو کرا لیں۔ یہ بھی تجویز کیا گیا تھا۔ کہ قادیان میں مرکز کی طرف سے ان کا استقبال بھی کیا جائے۔

چونکہ اب جلسہ قریب آ رہا ہے اس لئے احباب کو چاہئیے۔ کہ وہ ابھی سے اپنی اپنی جگہ ضروری مشورہ اور فیصلہ کر کے ہر قسم کے انتظامات کی تیاری شروع فرما دیں۔ جلوس کے متعلق مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ رائے ظاہر فرمائی تھی۔ کہ یا تو باقاعدہ فوجی طرز پر ہو۔ یا پھر ہجوم کی صورت میں لوگ چلیں۔ جیسا پہلے اسلامی زمانہ میں ہوا کرتا تھا۔ محض ایک رسمی نقل نہ ہو جسے پورا کیا جائے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا کہ ہمارے ہاں یہ طریق رائج ہو گیا ہے۔ کہ ایک شخص نظم پڑھتا ہے۔ اور سارا جلوس اس کا جواب دیتا ہے۔ یہ اسلامی طریق نہیں اسلامی طریق یہ ہے۔ کہ جس کا دل چاہے وہ ساتھ پڑھے۔ اور جس کا دل چاہے وہ سنے۔ یہ ضروری نہیں کہ سب کے سب پڑھیں۔ اس طرح پر نعروں کے متعلق بھی غلط طریق اختیار نہ کیا جائے۔ اور موقعہ بے موقعہ اللہ اکبر کے نعرے نہ لگائے جائیں۔

پس جلوس کی صورت اگر ہو تو اس بات کو مد نظر رکھا جائے۔ کہ کوئی بات اسلامی وقار کے خلاف نہ ہو بلکہ جماعت کا تنظیمی رعب ہو۔ اور احمدیت کی شان کا اظہار ہو۔ چونکہ یہ ایک خاص خوشی کا موقعہ ہے۔ اس لئے احباب کو چاہئیے کہ وہ حمد کے گیت گائیں اور مناسب اشعار پڑھیں۔ مگر کسی کی دل شکنی نہ ہو۔ خلافت جوبلی کمیٹی عنقریب ایک اشعار کا مجموعہ جو موقعہ کے لحاظ سے موزوں ہو شائع کرنے کی کوشش کرے گی۔ تا ہر جماعت اپنی پسند کے مطابق اس میں سے انتخاب کر سکے۔

ہر جماعت اگر اپنا اپنا جھنڈا ساتھ لائے تو اس پر بھی کوئی ایسا لفظ نہ ہونا چاہئیے۔ جو غیر موزوں ہو۔ جھنڈے سے مراد وہ جھنڈا نہیں جو لہرایا جاتا ہے بلکہ مطلب دو بانسوں کے جھنڈے سے ہے۔ جن کے اوپر ایک کپڑا لگا کر اس پر کچھ لکھا جاتا ہے۔ اور پھر بانسوں کو پکڑ کر لوگ چلتے ہیں۔ اس کے لئے بھی کمیٹی ہذا بعض عبارتیں تجویز کر کے شائع کر دے گی۔ البتہ ہر جھنڈے کے اوپر جماعت کا اپنا نام ضرور ہونا چاہئیے تا معلوم ہو سکے کہ کون لوگ ہیں۔ یہ بھی کوشش کی جائیگی کہ جو جماعتیں اس قسم کا کوئی جھنڈا وغیرہ نہ لا سکیں۔ انکے لئے یہاں کسی دوکاندار سے انتظام کیا جائے۔ کہ وہ کچھ جھنڈے تیار کر کے اپنے پاس رکھیں تا جماعتیں خرید سکیں۔ ۲۸ تاریخ کی صبح سے پہلے پہلے سب جماعتوں کے پاس اس قسم کے جھنڈے مہیا ہو جانے چاہئیں۔ تا وہ جلسہ گاہ میں جلوس کی شکل میں آتی ہوئی اپنے ساتھ لا سکیں۔

(خاکسار: عبدالرحیم درد سیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی)

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے متعلق دلچسپ تقاریر

۲۶ نومبر شری گورو نانک دیوجی مہاراج کے جنم دن پر گوردوارہ خالصہ دیوان توپخانہ بازار لاہور چھاؤنی میں صبح ۱۰ بجے جناب شیخ نور احمد صاحب نے گورو صاحب کی زندگی پر ایک پُر اثر تقریر کی۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔ شام کے دیوان میں ۲ بجے سردار موہن سنگھ صاحب ... کی زیر صدارت گوردوارہ ... دیوان توپخانہ بازار مولوی گیانی واحد حسین صاحب نے نہایت عمدہ پیرائے میں گورو نانک صاحب کی زندگی کے متعلق اپنے خیالات ظاہر کئے۔ حاضرین میں علاوہ سکھ صاحبان کے کافی تعداد ہندو اور مسلمان بھائیوں کی تھی۔

اوّلین یوم پیشوایان مذاہب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارادہ ہے جواب ہر سال پورا کر دکھائینگے — کہ یوم پیشوایانِ مذاہب ہم منائینگے
یہ سب اللہ کے بندے ہدایت دینے والے تھے — عقائد ان کے سچے سچے دنیا کو بتائینگے
وُہ سب اس بات پر تھے متفق اللہ واحد ہے — اسی کی بندگی میں راحت و آرام پائینگے
بجا لائینگے خدمت اس کی مخلوقات کی ہر دم — جو ہیں انسان ان کو بھائی بھائی ہم بنائینگے
محبت نیکی و پاکیزگی سے سب کو رکھیں گے — بدی سے ایسی نفرت ہوگی جڑ اسکی مٹائینگے
کسی مذہب کے بانی کو بُرا ہرگز نہ بولیں گے — لڑائی جھگڑے سے اپنے تئیں یعنی بچائینگے
وُہ موسیٰؑ ہو کہ عیسیٰؑ ہو وہ بدھ ہا یا کرشنا ہو — سرِ تسلیم سب کے سامنے ہم تو جھکائینگے
کسی سے بَیر رکھنا شیوہ مذہب نہیں ہوتا — اخوت کا سبق اہلِ مذاہب کو پڑھائینگے
امیر المومنین فضلِ عمر محمود احمد کی — ہدائت کے مطابق کام سب اپنے چلائینگے
رواداری کا مسلک باہمی الفت کا ضامن ہے — تشدد سے بہر حالت بچیں گے اور بچائینگے
دسمبر تین کو جلسے ہوئے اکنافِ عالم میں — ہم آئندہ بھی ایسے جلسوں کی رونق بڑھائینگے
کرینگے اپنے اپنے مذہبوں کی خوبیاں ظاہر — نمائندے مذاہب کے مجالس میں جو آئینگے
نتیجہ دیکھ لیں گے آپ کچھ مدت کے بعد اسکا — بصُلح و آشتی قوموں کو آپس میں ملائینگے
پئیں گے شیر بکری گھاٹ پر پانی رفاقت سے — زمیں والے فلک والوں سے مل کر گیت گائینگے
مبارک اور خوش آئند کیسا وُہ سماں ہوگا — کہ جب یہ مختلف فرقے بہم یکدل ہو جائینگے
نظر آئیگا اک راعی رعایا کی رعایت سے — جزاک اللہ خوش گفتی کے بجے کانے لگائینگے
گل و بلبل بہم ہونگے یہ گردش جام و دل ہونگے — گلے شکوے محبت کی فضا میں بھول جائینگے
وُہ ماہِ چار دہ کی چاندنی وُہ دلکشا منظر — بدستِ ساقیٔ مہوش جو خم کے خم لنڈھائینگے
انہی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ ہے کچھ اور ہی عالم — نیا ہی آسماں ہوگا نئی دنیا بسائینگے
مرے جیسے گنہگاروں کی بھی پھر تو بن آئیگی — بزیرِ سایۂ دیوار بستر جا جمائینگے
اگر مر بھی گئے تو بھی جائے مایوسی نہیں مطلق — کوئی عیسیٰ نفس آخر ہمیں بھی آ جلائینگے
غرض پھر زندگی ہی زندگی مخلوق پائیگی — کہ روح الروح ہو کر اپنے خالق میں سمائینگے

غلامانِ غلامِ احمدِ مختار ہیں اکمل
محمد مصطفےٰ کا دین دنیا کو سکھائینگے

اکمل عفا اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"الفضل" کے خلاف احراری مقدمہ میں مجسٹریٹ صاحب بٹالہ کا فیصلہ

لالہ کشن چند صاحب ماتحت مجسٹریٹ درجہ اول بٹالہ نے ایڈیٹر اور پرنٹر الفضل کے خلاف مولوی عنایت اللہ احراری کے مقدمہ میں جو فیصلہ لکھا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مولوی عنایت اللہ قادیان کا استغاثہ یہ ہے۔ کہ خواجہ غلام نبی ایڈیٹر اور شیخ عبدالرحمن پرنٹر و پبلشر روزنامہ "الفضل" قادیان نے ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۸ء کے "الفضل" میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جو اس کے لئے توہین آمیز ہے۔ اور ان کی نیت مجھے نقصان پہنچانا تھی۔ یا وہ جانتے تھے۔ یا یہ یقین کرنے کی وجوہ ان کے پاس تھیں۔ کہ اس کی اشاعت میری شہرت کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوگی۔ ایگزبٹ پی۔ اے ایک آرٹیکل ہے۔ جو ۱۳ر اکتوبر ۳۸ء کے "الفضل" میں "احرار چور کی داڑھی میں تنکا کے مصداق" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار ان چوریوں کو جو قادیان میں ہو رہی تھیں۔ احرار کی شرارت اور حکام کی غفلت کی طرف منسوب کرکے نیز یہ بیان کرکے کہ قادیان کے مختلف محلہ جات نے مسلح پہرہ داروں کے ذریعہ اپنی حفاظت کا انتظام کر لیا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ اس سے احرار میں ایک بے چینی پیدا ہوگئی ہے آرٹیکل کا باقی حصہ جو دراصل اس الزام کی بنیاد ہے۔ حسب ذیل ہے۔

"ملا عنایت اللہ احراری نے ۷ر اکتوبر کو جو خطبہ جمعہ مسجد ارائیاں میں پڑھا۔ اس میں لوگوں کو بھڑکاتے ہوئے حکومت کو دوہائی دی ہے۔ کہ احمدی اپنے آپ کو مسلح کر رہے ہیں۔ ان سے ہماری حفاظت کی جائے۔ مگر اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ چور کی داڑھی میں تنکا کہ چوریوں کی وارداتوں سے جو قادیان میں ہو رہی ہیں۔ یا آئندہ ہوں۔ کسی احراری کا کوئی تعلق نہیں۔ تو پھر ان کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ احمدیوں نے اپنی جان و مال کی حفاظت کا انتظام کیا ہے۔ اور اس انتظام کی زد میں وہی آ سکتا ہے جو مالی اور جانی طور پر نقصان پہنچانا چاہے اور ملا عنایت اللہ کا اس بارہ میں تلملانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس بارہ میں بے تعلق نہیں ہے۔"

مستغیث کا دعویٰ یہ ہے۔ کہ اسے چوروں کے ساتھ کوئی سروکار نہیں۔ اور یہ اقتباس جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس کا چوروں کے ساتھ تعلق ہے بالکل بے بنیاد۔ نادرست اور ہتک آمیز ہے

مستغیث کے گواہوں کی حقیقت

اس نے تین گواہ پیش کئے ہیں۔ یعنی شوق محمد بٹالوی۔ کنج بہاری لال اور مہر الدین قادیان۔ وہ سب بیان کرتے ہیں۔ کہ مدعی معزز آدمی ہے۔ اور قادیان کے احرار کا لیڈر ہے۔ اور کہ جب انہوں نے اس آرٹیکل کو "الفضل" میں پڑھا۔ تو انہوں نے اسے مدعی کے لئے ہتک آمیز سمجھا۔ وکیل مدعا علیہ نے ان گواہوں کی شہادت پر یہ نکتہ چینی کی ہے۔ کہ یہ گواہ جماعت احمدیہ کے شدید دشمن ہیں۔ اور "الفضل" جماعت کا مسلمہ آرگن ہے۔ اس لئے ان کی شہادت مدعی کی تائید میں جو جماعت احمدیہ کی شدید مخالف پارٹی یعنی احرار کا لیڈر ہے۔ کوئی قیمت نہیں رکھتی یہ مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ یہ گواہ جماعت احمدیہ کے مخالف ہیں۔ لہٰذا یہ قدرتی بات ہے۔ کہ ان کی شہادت ملزموں کے خلاف غیر جانبدارانہ نہیں ہو سکتی۔ مگر مقدمہ زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند میں زبانی گواہی غیر ضروری ہوتی ہے۔ اگر زیر بحث بیان بالوضاحت ہتک آمیز ہو۔ اس لئے میں ملزموں کے خلاف الزام پر غور کرتے ہوئے۔ ان تینوں شہادتوں کو ڈسچارج کرتا ہوں۔

ملزمان کا ڈیفنس

ملزمان کی طرف سے ڈیفنس یہ ہے کہ یہ مضمون دراصل مدعی کی ۷ر اکتوبر ۳۸ء کی تقریر پر تنقید ہے۔ اس تاریخ کو مسجد ارائیاں میں مولوی عنایت اللہ نے جو تقریر کی اور اس کی جو رپورٹ پولیس رپورٹر نے لی۔ اس کی نقل صفائی میں پیش کرنے کے لئے ملزموں نے بابت کوشش کی۔ اصل رپورٹ کے متعلق تو یہ ثابت ہوگیا۔ کہ وہ گم ہو چکی ہے۔ لیکن اس کی پیش کردہ نقل کو بطور شہادت تسلیم کر لیا گیا اس میں تقریر کے آخری حصہ کا ملخص جو اس مقدمہ سے متعلق ہے۔ یہ ہے۔ کہ "الفضل" نے لکھا ہے۔ کہ چوریوں کے انسداد کیلئے ٹھیکری پہرہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ چور بھی مسلح ہو رہے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایڈیٹر "الفضل" کو علم ہے۔ کہ چور کون ہیں۔ گورنمنٹ کو چاہئے۔ کہ اس سے دریافت کرے۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے قتل کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ کیونکہ اگر کل احمدی دس یا بیس وارداتیں قفل شکنی کی کریں۔ اور میں مارا جاؤں۔ تو وہ کہہ دیں گے۔ کہ انہیں قاتل کا کوئی علم نہیں۔ چونکہ یہاں ہماری تعداد کم ہے۔ چور ہم میں سے نہیں ہو سکتے۔ چور بھی ان کی جماعت کے ہی ہیں۔"

"الفضل" کے آرٹیکل زیر بحث کا مطلب یہ ہے۔ کہ چونکہ احمدیوں نے چوروں کے خلاف اپنے آپ کو مسلح کیا ہے۔ اور چونکہ احرار نے احمدیوں سے خطرات کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے چور انہی میں سے ہو سکتا ہے۔ اور چونکہ ہمارے مسلح ہونے پر مولوی عنایت اللہ مضطرب ہوا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوتا ہے کسی نہ کسی رنگ میں اس کا بھی چوروں کے ساتھ رابطہ ہے۔ مگر اسے مدعی کی تقریر پر جائز تبصرہ یا تنقید کسی لحاظ سے بھی قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اپنی تقریر میں تو مدعی نے چوروں کے ہاتھوں مارے جانے کے خدشہ کا اظہار کیا ہے۔ نہ کہ ان لوگوں کے ہاتھوں جنہوں نے چوروں کے خلاف اپنے آپ کو مسلح کیا ہے۔ اگر اس نے ایسے خطرہ کا اظہار چوروں کے خلاف مسلح ہونے والوں سے کیا ہوتا۔ تب یہ کہا جا سکتا تھا کہ چونکہ وہ چوروں کے خلاف انتظامات سے خائف ہے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بھی چوروں میں سے ایک ہے۔ یا ان سے کوئی تعلق ضرور رکھتا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ اس نے اپنی تقریر میں یہ کہا۔ کہ چور احمدیوں میں سے ہیں۔ اور اس نے ان کے ہاتھوں مارے جانے کے خدشہ کا اظہار کیا۔ چونکہ کسی بعید قیاس سے بھی یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا۔ کہ مدعی کا چوروں سے کوئی تعلق ہے۔ اسلئے "چور کی داڑھی میں تنکا" کی ضرب المثل کا استعمال اور آرٹیکل کے دوسرے حصوں کو حق بجانب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پس ملزموں کا یہ کہنا کہ یہ آرٹیکل مدعی کی تقریر پر جائز تنقید ہے۔ قابل قبول نہیں

وکیل صفائی نے کیا کہا

اس آرٹیکل کے آخری حصہ کا جو یہ ہے کہ "احمدیوں نے اپنی جان و مال کی حفاظت کا انتظام کیا ہے۔ اور اس انتظام کی زد میں وہی آ سکتا ہے۔ جو مالی اور جانی طور پر نقصان پہنچانا چاہے۔ اور ملا عنایت اللہ کا اس بارہ میں تلملانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس بارہ میں بے تعلق نہیں ہے۔" اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کا چوروں کے ساتھ تعلق ہے۔ اور یہ صریحاً توہین آمیز ہے۔ اور فاضل وکیل صفائی نے اس امر کی تغلیط پر زیادہ زور نہیں دیا بلکہ صرف یہ دلیل اس کے رد میں پیش کی ہے۔ کہ اگر یہ آرٹیکل توہین آمیز بھی ہو۔ تو بھی ایسی معمولی نوعیت کا ہے۔ کہ زیر دفعہ ۵۰۰ سزا کے لئے کافی نہیں۔ اس سلسلہ میں اس نے میری توجہ اے۔ آئی۔ آر ۲۹ء لاہور صفحہ ۲۳۴ کی طرف منعطف کرائی ہے۔ کیس یہ ہے۔ کہ کمرہ عدالت میں دو اشخاص نے فوری طور پر ایک دوسرے کے خلاف ریمارکس کئے۔ ایک نے دوسرے سے کہا۔ کہ وہ اس کی طرح چوری نہیں کیا کرتا۔ اور اس میں عدالت نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ یہ کوئی ہتک ازالہ حیثیت عرفی نہیں۔ کیونکہ اس نے اسے پیشہ ور چور نہیں کہا۔ اور یہ کہ ایک

263

ایسی معمولی بات تھی۔ کہ اسے عدالت میں نہیں لانا چاہئے تھا۔ لیکن اس کیس کو اس واقعہ سے کوئی نسبت نہیں۔ وہاں تو فوری طور پر بغیر کسی سوچ بچار کے ایک کلمہ کہہ دیا گیا تھا۔ بلکہ کہنے والا اس وقت یہ بھی نہیں جانتا تھا۔ کہ وہ جو کہہ رہا ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے۔ مگر یہاں تو یہ بات ایک کثیر الاشاعت اخبار میں چھاپی گئی۔ اور زیر تنقید تقریر کے ایک ہفتہ بعد شائع کی گئی۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ ارادتًا ایسا کیا گیا۔ مزید برآں اس آرٹیکل میں گورنمنٹ سے جو مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ مدعی کی اس تقریر کے پیش نظر ان چوریوں کا سراغ لگائے ظاہر کرتا ہے۔ کہ ملزمین کا مقصد اس آرٹیکل سے وہی تھا۔ جو مدعی لیتا ہے۔ اس لئے میں قرار دیتا ہوں کہ یہ آرٹیکل بالخصوص اس کا آخری جملہ جس میں مدعی کا نام لے کر اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ صریحًا ہتک آمیز ہے۔ اور مدعی کی شہرت کو نقصان پہونچانے یا یہ جانتے ہوئے کہ اس سے اس کی شہرت کو نقصان پہونچے گا۔

عمدًا شائع کیا گیا ہے۔ وکیل مدعا علیہم نے بیان کیا ہے۔ کہ مدعی بالکل بے حیثیت آدمی ہے۔ اور اس کی کوئی اہمیت نہیں اور وہ کسی ایسی شہرت کا مالک نہیں جسے کوئی نقصان پہنچ سکے۔ مگر گواہان صفائی نے بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ مدعی اکثر مسجد ارائیاں میں جمعہ کے روز غیر احمدیوں کی امامت کراتا ہے۔ اور احمدی خود اسے اتنا اہم ضرور خیال کرتے ہیں۔ کہ اس کی تقریر کے نوٹ کے لئے اپنا رپورٹر بھیجیں۔ یہ بھی ثابت ہے۔ کہ وہ غیر احمدیوں کو عید بھی پڑھاتا ہے۔ ان گواہان استغاثہ کے علاوہ جو مدعی کے رفیق ہیں۔ اور اس وجہ سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ جنبہ دار ہیں۔ دو غیر جنبہ دار گواہ بھی پیش ہوئے۔ جو ملزمان کی طرف سے پیش ہوئے ہیں۔ یعنی قمر الدین ہیڈ کنسٹیبل چوکی قادیان اور لالہ کرم چند جو اپریل ۱۹۳۷ء سے ستمبر ۱۹۳۸ء تک وہاں انچارج رہا ہے۔ قمر دین کا بیان ہے۔ کہ مدعی قادیان کے احمدیوں کا امیر اور امام ہے۔ اور وہ اس کی عزت کرتے ہیں۔ لالہ کرم چند کا بیان ہے۔ کہ قادیان کے ہندو سکھ اور غیر احمدی اس کا احترام کرتے ہیں۔ پس مدعی مالی اعتبار سے خواہ کسی معیار کا ہو۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ قادیان کے غیر احمدیوں میں اسے کچھ نہ کچھ عزت حاصل ہے۔ اور اس آرٹیکل سے اس کی شہرت کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

پرنٹر کی پوزیشن

شیخ عبدالرحمٰن پرنٹر نے کہا ہے۔ کہ یہ آرٹیکل اس کے علم کے بغیر درج ہوا ہے۔ ہر چیز جو اخبار میں شائع ہوتی ہے۔ اس کے متعلق یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ وہ پرنٹر و پبلشر کے علم سے ہوتی ہے۔ اور اگر وہ یہ ڈیفنس پیش کرے۔ کہ کوئی چیز اس کے علم کے بغیر شائع ہوئی ہے۔ تو یہ اس کا فرض ہے۔ کہ اس بات کو ثابت بھی کرے لیکن اس کیس میں شیخ عبدالرحمٰن نے اپنے اس بیان کی تائید میں کوئی شہادت پیش نہیں کی۔ اور اس لئے محض اس کا بیان کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس کے ڈیفنس کونسل نے ایک سوال یہ بھی اٹھایا ہے کہ کسی اخبار کے ایڈیٹر اور پبلشر پر زیر دفعہ ۵۰۰ اکٹھا مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا۔ مگر وہ اس سلسلہ میں کوئی قانونی حوالہ نہیں دے سکا۔ میرا خیال ہے ہے۔ کہ سیکشن ۲۳۹ (الف) تعزیرات ہند ایڈیٹر و پرنٹر پر اکٹھا مقدمہ چلائے جانے کی اجازت دیتا ہے۔ اور میں اپنی تائید میں اے۔ آئی۔ آر الٰہ آباد ۱۹۳۳ء صفحہ ۴۴۴ کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔ اس میں دونوں پر اکٹھا مقدمہ چلائے جانے کا ذکر ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن کے وکیل صفائی کی یہ دلیل بالکل بے حقیقت ہے۔ اس لئے میں قرار دیتا ہوں۔ کہ خواجہ غلام نبی جو ایڈیٹر ہیں۔ اور شیخ عبدالرحمٰن جو اس اخبار کے جس میں یہ توہین آمیز مضمون درج ہوا۔ پرنٹر اور پبلشر ہیں۔ زیر دفعہ ۵۰۰ مجرم ہیں۔

ملا عنایت اللہ کی درشت کلامی

فاضل وکیل صفائی نے اس امر پر بھی بہت زور دیا ہے۔ کہ مدعی چند سال قبل جماعت احمدیہ اور اس کے بانی پر نہایت ہی گندے رنگ میں بذریعہ تحریر و تقریر تنقید کرتا رہا ہے۔ اور اس لئے ایسے معمولی الفاظ کی گو وہ ادنیٰ درجہ پر توہین آمیز بھی ہوں۔ اسے پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کی تائید میں اخبار رشکلکشار قادیان مجریہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۴ء صفحہ ۷ اور اخبار مجاہد ۱۹ ستمبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۹ وغیرہ پیش کئے گئے ہیں۔ اور مدعی نے تسلیم کیا ہے کہ وہ مضمون اس نے لکھے تھے۔ ان میں جماعت احمدیہ اور اس کے بانی کے خلاف نہایت ہی غیر موزوں اور بعض جگہ توہین آمیز زبان استعمال کی گئی ہے۔ لیکن انہیں ملزموں کی طرف سے بطور صفائی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ قانون ان معاملات میں انتقام کو تسلیم نہیں کرتا۔ اگر ملزم یا کسی اور احمدی کو ان تحریروں یا تقریروں سے صدمہ ہوا۔ تو اس کے لئے عدالت قانون کا دروازہ کھلا تھا۔ لیکن قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے ویسی ہی زبان خود استعمال کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔ جو مدعی نے استعمال کی تھی۔ خواہ وہ کتنی بری تھی۔ یہ صحیح ہے کہ مدعی نے اپنی ۲۹ نومبر ۱۹۳۸ء کی تقریر میں ایڈیٹر الفضل پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ جانتا ہے کہ چور کون ہیں۔ اور اس سے ایڈیٹر کا ناراض ہونا طبعی امر ہے۔ مگر اس کے لئے صحیح رستہ یہ نہ تھا۔ کہ وہ اس قسم کا آرٹیکل اپنے اخبار میں شائع کر دے۔ بلکہ اگر اسے رنج پہونچا تھا۔ تو اسے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہیئے تھا۔ گو ان حقائق سے ملزم بطور ڈیفنس فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ مگر فیصلہ کے لئے ان کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ جو شہادت ریکارڈ پر لائی گئی ہے اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مدعی ایک مغرور المزاج آدمی ہے جو اپنے مونہہ سے الفاظ نکالنے یا لکھنے سے پہلے ان پر غور نہیں کرتا۔ جماعت احمدیہ یا اس کے بانی کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے وقت نامناسب اور غیر موزوں زبان کے استعمال میں اسے کوئی باک نہیں ہوتا۔ اور ہر احمدی کا اس کی تحریر و تقریر پر ناراض ہونا ایک طبعی امر ہے

فیصلہ

جب ہم دیکھتے ہیں کہ آرٹیکل زیر بحث ان حالات میں شائع کیا گیا۔ بالخصوص مدعی کی ایک ایسی تقریر کے معًا بعد جس میں ایڈیٹر الفضل پر ذاتی حملہ کیا گیا تھا تو ملزموں کے جرم کی نوعیت بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔ اور ان حقائق کے پیش نظر میرے خیال میں ایڈیٹر الفضل خواجہ غلام نبی کو اکیاون روپیہ جرمانہ۔ یا بصورت عدم ادائیگی دو ماہ قید سخت اور پرنٹر شیخ عبدالرحمٰن کو پچیس روپیہ جرمانہ۔ یا بصورت عدم ادائیگی ایک ماہ قید سخت کی سزا تقاضائے انصاف کو پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اور اس لئے میں یہی سزا دیتا ہوں ؏

کشن چند ماتھر
مجسٹریٹ درجہ اول بٹالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں ضروری گذارش

جملہ سیکرٹریان تبلیغ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جن مخلصین نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد "سال میں ہر شخص کم سے کم ایک نیا احمدی بنانے کا وعدہ کرے" پر لبیک کہا۔ اور وعدہ کرنے کے بعد اس کو پورا کیا۔ ان کی اسم وار مفصل رپورٹ مع تعداد نو مبایعین تحریر کر کے دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں جلد از جلد بھجوا دیں ؏

مہتمم دعوۃ عامہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

جہازوں کو غرق کرنیوالی سرنگوں کی اصلیت

حال میں غیر جانبدار ملکوں کے کئی اور برطانیہ کے چند جہاز تیرنے والی سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوئے ہیں۔ اس لئے ناظرین کرام کے لئے یہ جاننا دلچسپی کا موجب ہوگا۔ کہ یہ تیرنے والی سرنگیں کیا چیز ہیں۔ ان کی ساخت کیسی ہوتی ہے۔ اور وہ کیونکر کام کرتی ہیں۔

ان سرنگوں کی شکل بڑے بڑے بم کے گولوں کی سی ہوتی ہے۔ جن کو جہازوں سے ٹکرانے کے لئے سمندر میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ایک لمبا فولادی تار ایک لنگری صندوق کے ساتھ آویزاں کیا جاتا ہے۔ اور تار کی لمبائی کے مطابق سرنگ کو پانی میں اتار دیا جاتا ہے۔ یہ تار عموماً اتنا لمبا ہوتا ہے کہ سرنگ پانی کی سطح کے نیچے چھپ جاتی ہے۔ لیکن اس کو اتنی بلندی پر رکھا جاتا ہے کہ پاس سے گذرنے والے جہاز کی تہ یا پہلوؤں سے ٹکرا سکے۔ اگر یہ فولادی تار آویزاں نہ ہو۔ تو سرنگ سطح پر تیرنے لگتی ہے۔ اس لئے کہ اس کے ایک حصہ میں ہوا بھری ہوتی ہے۔ اس کے دوسرے حصہ میں ایک بہت جلد مشتعل ہو جانے والا آتش گیر مادہ بھرا ہوتا ہے۔ دوران جنگ میں کسی ملک کے لئے یہ بالکل مناسب ہے کہ وہ دشمن کے جنگی جہازوں سے اپنے ساحل کو محفوظ رکھنے کے لئے سمندر کے کسی حصہ میں سرنگیں بچھا دے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ قطعاً ضروری ہے کہ ان سرنگوں کی موجودگی کی اطلاع تمام متعلقہ ممالک کو دیدی جائے اور اس بات کی پوری احتیاط کی جائے کہ سرنگیں مشتہرہ رقبہ کے باہر نہ جا سکیں۔

برطانی سرنگیں کچھ اس قسم کی بنائی گئی ہیں۔ کہ اگر وہ اپنی اصلی جگہ سے ہٹ جائیں تو وہ نکمی ہو جاتی ہیں۔ جنگ سے پہلے جرمنی نے تحریری وعدہ کیا تھا کہ وہ بحری سرنگوں کے استعمال کے متعلق جملہ قواعد کی پابندی کرے گا۔ اور سرنگوں کے مقام سے تمام گورنمنٹوں کو مطلع کر دے گا۔ تاکہ غیر جانبدار ملکوں کے جہازوں کو نقصان نہ پہنچے۔ لیکن برعکس اس کے اب جرمن اس امر پر فخر کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ انہوں نے ایسی سرنگیں خاص طور پر بنائی ہیں۔ جو کسی مقررہ رقبہ کے باہر بھی کام دے سکتی ہیں۔ یہ جرمنی کی ایک عہد شکنی ہے۔ جس کے نتیجہ میں غیر ملکوں کے جہاز نہایت وحشیانہ طریق پر غرق کر دیئے گئے ہیں۔

مقصد یہ ہے کہ غیر جانبدار ملکوں کے جہاز ڈر کر برطانیہ کے گرد و نواح کے بحری علاقوں کو خالی کر دیں۔ اس معاملہ پر ہندوستان میں بھی اظہار خیال کیا جا رہا ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ بے گناہ عورتوں اور بچوں کے خلاف جرمنی کی اس حرکت کو متوحش نگاہوں سے دیکھا گیا ہے لیکن بعض حلقوں میں اس کے امکانات کو بڑھا چڑھا کر دکھانے کا میلان بھی پایا جاتا ہے

اس سلسلے میں چند بنیادی حقائق اور اعداد و شمار کا ذہن میں رکھنا ضروری ہے جہازوں کا وزن ۲۰۰ ٹن سے لیکر ۴۰ ہزار ٹن تک ہوتا ہے۔ اگر یہ خبر آئے کہ ۱۰ جہاز غرق ہو گئے ہیں تو اس سے ہماری سمجھ میں خاک بھی نہیں آئے گا۔ جہاز چھوٹے بھی ہو سکتے ہیں اور بڑے بھی ان میں سے بعض پر نہایت اہم اور ضروری سامان لدا ہوا ہوگا اور بعض ممکن ہے خالی ہی اپنے ملک کو لوٹ رہے ہوں۔ برطانیہ کے تجارتی جہازوں کا وزن ایک کروڑ اسی لاکھ ٹن ہے۔ اس میں نو آبادیوں اور ہندوستان کے جہاز شامل نہیں ہیں۔ جن پر برطانی پھریرا اڑتا ہے۔ آغاز جنگ سے اب تک برطانیہ کے جس قدر جہاز غرق ہوئے ہیں ان کا کل وزن ۱۳۱۰۰۰ ٹن ہے۔ ان میں ہر قسم کے جہاز شامل ہیں لیکن زیادہ تر چھوٹے جہاز ہی ڈوبے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں دشمن کے جو جہاز پکڑے گئے ہیں۔ اور جو نئے جہاز تعمیر کئے گئے ہیں۔ ان کا وزن اس وزن سے کہیں زیادہ ہے یعنی نقصان سے نفع بہت بڑھا ہوا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

کرسمس اور نوروز کی تعطیلات کیلئے رعائتیں

آئندہ کرسمس اور نوروز کی تعطیلات کے لئے ۱۴ر دسمبر سے لے کر ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء تک واپسی ٹکٹ جو ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہو سکیں گے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح سے جاری کئے جائیں گے بشرطیکہ یک طرفہ مسافت سو میل سے زائد ہو یا ۱۰۱ میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اول اور دوم درجہ	۱ ۱/۳ کرایہ
درمیانہ اور سوم درجہ	۱ ۱/۲ کرایہ

چیف کمرشل مینجر

اعلان

قادیان میں چمڑہ اور دھوڑی کی دکان کسی احمدی کی نہیں۔ جس کے لئے ایک احمدی دکاندار کی ضرورت ہے۔ بہت سے احمدی جوتے بنانے کا کام کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اگر کوئی احمدی دوست یہاں چمڑہ اور دھوڑی کی دکان کھولیں تو ان کو دینی اور دنیاوی دونوں فائدے ہونگے۔ اطلاع بنام ناظر امور عامہ آنی چاہئیے۔ (ناظر امور عامہ)

ماء اللحم انگوری وطیوری دو آتشہ

تجربہ کیجئے — قیمت نصف

نہ صرف یہی کہ یہ انگور و طیور کا جوہر ہے بلکہ اس میں عنبر کستوری وغیرہ کی بیش بہا چیزیں بھی شامل ہیں۔ غرضیکہ پورے اجزاء کا بہترین نچوڑ ہے جو ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف ہاضمہ کمزوری اعصاب۔ دل کی دھڑکن۔ بےچینی۔ سستی اعضاء رئیسہ و شریفہ کیلئے بے حد مفید مانا گیا ہے دماغی کام کرنے والوں اور بوڑھوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے جس نے ایک دفعہ استعمال کیا وہ ہمیشہ کیلئے گرویدہ بن گیا۔ قیمت بڑی بوتل چوبیس خوراک پانچ روپیہ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور فرماتے ہیں کہ میں نے دواخانہ رفیق مریضان موچی دروازہ لاہور کا تیار کردہ ماء اللحم استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے غیر مترقبہ نعمت ہے۔ طبیعت میں کوفت ہو۔ کام کو دل نہ چاہتا ہو تو اس کی ایک خوراک بجائے طبیعت کے لئے کافی ہے اور فوری اثر کرتی ہے بھوک خوب لگتی ہے اور دل مطمئن ہو جاتا ہے کارخانہ نے واقعی پوری احتیاط اور پورے اجزاء سے کشید کیا ہے میں دماغی کام کرنے والوں کو سفارش کرتا ہوں کہ اس قابل اعتماد دواخانہ کا تیار کردہ ماء اللحم استعمال کر کے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ نوٹ:۔ قادیان میں دواخانہ رحمانی احمدیہ بازار سے بھی مل سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر رفیق مریضان میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

264

حضرت مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے مجربات

رعایت آج کی تاریخ سے لیکر ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء تک ہے۔ سلور جوبلی کی خوشی میں خاص رعایت ہوگی

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو۔ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو۔
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی سرکار جموں و کشمیر کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۱۰ء سے جاری ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائیگا استعمال شروع حمل سے آخیر رضاعت تک رعایتی ایک روپیہ تولہ مکمل خوراک نو روپیہ

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی قادیان

خدا کی نعمت

نرینہ اولاد

۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول مولانا مولوی نورالدین صاحب نے میری شادی کرائی بعد ازیں میرے گھر پہلے بعد دیگرے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں چونکہ مولوی صاحب تمام مخلوق کیلئے رحمت تھے۔ آپ میرے ساتھ مہربانی فرماتے۔ کیونکہ ۱۹۰۸ء سے میں نے آپکے پاس رہنا شروع کیا تھا۔ آپ مجھے پڑھاتے اور شفقت فرماتے رہے۔ ایک روز طب کا سبق پڑھاتے ہوئے مجھے فرمایا میاں نسخے ہم نے تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ بیماری ہے یہ نسخہ بنا کر استعمال کرو خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہونگے میں یہ عجیب علاج ہے میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپکی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اسکے استعمال کے بعد خدا کے فضل سے تین لڑکے ہوئے جب میں نے اپنے دوستوں کو یہ دوائی کھلائی انکے ہاں بھی اللہ تعالیٰ نے نرینہ اولاد عطا فرمائی جو دوست نرینہ اولاد کی خواہش رکھتے ہوں وہ یہ دوائی منگوا کر استعمال کریں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ ہوگی۔ قیمت چھ روپے آٹھ آنے (رعایتی) رعایتی عہ پانچ روپیہ آٹھ آنہ عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

سرمہ نور افزاء رجسٹرڈ

یہ بے نظیر سرمہ قیمتی اجزاء سے مرکب ہے بینائی کو قائم اور آنکھوں کو مختلف عوارض سے محفوظ رکھنے میں یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کے جملہ امراض دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ پھولا۔ خارش چشم آنکھوں سے پانی آنا لیس دار رطوبت کا نکلنا۔ پرانی سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرض کل امراض کا واحد علاج ہے جو لوگ کثرت مطالعہ یا باریک بینی سے قوت بینائی کمزور کر بیٹھے ہوں۔ یا عینک کے عادی ہو کر قدرتی طاقت کو بیکار کر دیا ہو۔ انہیں اس سرمہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے یہ سرمہ جملہ شکایات چشم دور کرکے آئندہ آنیوالے عوارض سے آنکھ کو محفوظ رکھتا ہے جنکی نظر روز بروز کمزور ہوتی ہو وہ اس سرمے کے استعمال سے زائل شدہ طاقت کو بحال کریں اس بے نظیر سرمے کے استعمال کے بعد آپکو انشاء اللہ پھر کسی دوسرے سرمہ کی تلاش نہ رہیگی قیمت فی تولہ دو روپیہ (عـ) رعایتی عـہ

حب راحت

عورتوں کی بیماری

یہ بات درست ہے جب تک ایام ماہواری بے قاعدہ ہوں اولاد کا ہونا مشکل ہے۔ ہزاروں مستورات آئے دن اسی مشکل میں رہتی ہیں کہ حیض کے دنوں میں بے قاعدگی ایام سے کم یا زیادہ دنوں میں حیض آتا ہے اور وہ بھی کم یا زیادہ آتا ہے کمر پیڑو درد جانگوں اور سر میں درد رہتا ہے جی متلانا تمام بدن میں تکلیف ہونا۔ بھوک سستی۔ خرابی خون کا نہ ٹھہرنا ان تکالیف سے بچنے کیلئے ہماری تیار کردہ حب راحت استعمال کریں انشاء اللہ ایام ماہواری کی تکلیف سے نجات ہوگی قیمت اکیس دن تین روپیہ آٹھ آنہ رعایتی دو روپیہ آٹھ آنہ

سرمہ زنگاری

یہ وہ بابرکت سرمہ ہے جس کو حضور نے سب سے اول علاج میں استعمال کرنا شروع کیا۔ یہ سرمہ آنکھوں کا رفیق ہے۔ اس سے دھند۔ جالا۔ ککرے۔ خارش لیس دار پانی۔ پلکوں کی خارش پلکوں کے بال گرنے پلکوں پر دانے نکلنے سرخی وغیرہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت فی تولہ عـہ رعایتی عـہ

حب رحمانی رجسٹرڈ

یہ گولیاں عجائبات طب سے ہیں اور اپنے اندر بے اندازہ مقوی اثر رکھتی ہیں طاقت صحت و تندرستی کیلئے انکا استعمال ازبس ضروری لابدی ہے حب رحمانی کشتہ سونا کشتہ چاندی کشتہ فولاد موتی۔ زعفران جدوار مشک سے مرکب ہے قوت مردمی کیسی ہی کمزور پڑ گئی ہو۔ بڑھاپے کام سے جواب دے چکے ہوں اور آرام و راحت کا مقابلہ تلخ زندگی سے ہو ایسی حالت میں انشاء اللہ صرف حب رحمانی ہی ساتھ دیگی۔ حرارت غریزی کمزور ہو کر تمام بدن پر زرد چھائی ہوئی ہو اور کمزوری دل نے نیم جان بنا دیا ہو تو ایسی حالت میں بالخصوص حب رحمانی ہی مفید ہوگی غرض تمام جسم اور خصوصاً اعضائے رئیسہ کو قوت دیکر از سر نو تازگی پیدا کر دیتی ان گولیوں کے فوائد عجیبہ اور اثرات غریبہ تحریر میں نہیں آسکتے صرف اس قدر بس ہے کہ یہ بے نظیر نایاب تحفہ جسمانی مریضوں کیلئے آب حیات سے بڑھ کر زندگی بخش ہے قیمت حب رحمانی ایک ماہ چھ روپے (للعـ) رعایتی پانچ روپیہ۔

ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب مدظلہ العالی

حکیم عبدالرحمن صاحب کاغانی حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی حکیم نورالدین رضؓ صاحب کے شاگرد تھے جنکے کارخانہ میں حضرت ممدوح کے تجارب کے نسخہ جات بڑی صفائی سے خالص اور عمدہ تیار ہوتے تھے اللہ تعالیٰ انکی مغفرت کرے انکی وفات کے بعد انکے بیٹے عبداللہ کاغانی اور مرحوم کے بعض دیگر شاگردوں نے کارخانہ کے کام کو بڑی عمدگی سے جاری رکھا ہے اور تمام ادویہ خالص اور عمدہ تلاش کرکے سب نسخے بڑی محنت اور درستگی سے تیار کئے جاتے ہیں کاغانی صاحب مرحوم کا کام بدستور جاری ہے انکے قدیمی خریداروں کو چاہیئے کہ کارخانہ کی بدستور سرپرستی کرتے رہیں اور نئے خریدار بھی بنائیں۔ میں نے خود بھی اس کارخانہ کی بعض ادویہ کو تجربہ کیا ہے اور مفید پایا ہے۔

(مفتی) محمد صادق عفی عنہ۔ قادیان

سفوف رحمانی

ہاضمہ کو درست رکھنے کیلئے اکسیر صفت ہے۔ معدہ کو تقویت دے کر درست طریق پر ہضم کے قابل بناتا ہے قراقر قے متلی۔ نفخ۔ بدہضمی۔ غذا کا ہضم نہ ہونا منہ سے بدبو پانی آنا۔ کھٹے ڈکار آنا۔ ان سب امراض کیلئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ رعایتی آٹھ آنہ

سفوف سیلان الرحم

عورتوں کے سیلان الرحم کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک تین روپیہ آٹھ آنہ رعایتی دو روپیہ آٹھ آنہ

سفوف نادر

جریان کیلئے از حد مفید ہے۔ قیمت ایک ماہ تین روپے آٹھ آنے۔ رعایتی دو روپے آٹھ آنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ۔ رحمانی۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳ دسمبر۔ ماسکو ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فن لینڈ کی حکومت نے سوویٹ روس سے معاہدہ کر لیا ہے جس پر فریقین کے نمائندوں نے دستخط کر دیئے ہیں۔ فن لینڈ نے روس کے قریباً سب کے سب مطالبات منظور کر لئے ہیں جنہیں منظور کرنے سے فنش حکومت نے انکار کر دیا تھا۔ موجودہ حکومت نے وہ تمام علاقے سوویٹ گورنمنٹ کے حوالے کر دیئے ہیں۔ جن کا اس کی طرف سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہ معاہدہ ۲۵ سال تک نافذ العمل رہے گا۔ اور اس پر فوری عمل درآمد شروع ہوگا۔

ہیلسنکی ۳ دسمبر۔ فن لینڈ کی مزدور پارٹی نے پرانی حکومت پر کامل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ روس اگر پرامن تصفیہ پر رضامند نہیں ہوتا۔ تو ہمیں ضرور لڑنا چاہیئے صلح کرنے والی حکومت روس کی قائم کردہ ڈمی گورنمنٹ بیان کی جاتی ہے۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ حکومت فرانس نے ریزرو دستوں کو ۵ دسمبر تک فوج میں شامل ہونے کا حکم دیا ہے۔ جو افواج غیر محاذی علاقوں میں متعین تھیں۔ انہیں محاذ جنگ پر بھیجا جا رہا ہے۔

پیرس ۳ دسمبر۔ فرانسیسی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ آج مغربی محاذ پر توپوں کی گولہ باری ہوتی رہی۔ فرانسیسی گشتی فوج کے بعض دستے جرمن لائن میں داخل ہو گئے۔ اور کئی قیدیوں کو گرفتار کر لائے۔

ایمسٹرڈم ۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ فن لینڈ پر روسی حملہ کی ابھی تیاریاں ہی کر رہا تھا۔ کہ ہٹلر نے اس کے خلاف احتجاج کیا تھا۔ مگر سٹالین نے اسے درخور اعتنا نہ سمجھتے ہوئے جواب تک نہ دیا۔ اس مسئلہ پر ہٹلر اور اس کے نائبوں میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ حتیٰ کہ جرمن کمانڈر انچیف نے بھی روس کے متعلق جرمن پالیسی پر شدید اعتراض کئے ہیں۔ جرمن فوجی حلقے روس کی فن لینڈ پر یلغار کو اپنے

ملک کے لئے بھی خطرات سے تعبیر کر رہے ہیں۔ جرمن امیر البحر کی رائے ہے کہ اگر بحیرہ بالٹک میں روس کا دخل ہو گیا تو جرمن بیڑے کے لئے آزادی نہیں رہے گی۔

لاہور ۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی طرف سے مولانا ابو الکلام صاحب آزاد ۱۰ دسمبر کو لاہور آ رہے ہیں۔ اسی ہفتہ میں ان کی سرکردہ کانگریسیوں کی کانفرنس بھی ہوگی۔ اور آپ غالباً ہندو مسلم اتحاد کے سوال پر بھی تبادلہ خیالات کریں گے۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ آج برطانیہ کے نائب وزیر خارجہ نے ایک پبلک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ اور جرمنی کے مقاصد جدا جدا ہیں۔ جرمنی اس لئے لڑ رہا ہے۔ کہ یورپ میں اس کی فوجی طاقت سب سے بڑھ جائے۔ اور اس کا مدمقابل کوئی نہ رہے اور ہم اس لئے کہ بین الاقوامی عزت کو خطرہ سے بچایا جائے۔

روما ۳ دسمبر۔ آج یہاں پبلک نے فن لینڈ کی حمایت میں روس کے خلاف مظاہرات کئے۔ روسی سفارت خانہ کے سامنے بے شمار لوگوں نے جمع ہو کر فن لینڈ زندہ باد کے نعرے لگائے۔ پولیس نے ان کو منتشر کر دیا۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ پولینڈ کے صدر نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت برطانیہ اور فرانس میں پولینڈ کی بری و فضائی فوج مرتب ہو رہی ہے۔ نیز ہم نے ایک ”سٹی کونسل“ بنانے کا فیصلہ کیا ہے جس میں پولینڈ کے وہ معزز شہری شامل ہونگے۔ جو دوسرے ممالک میں پناہ گزین ہیں۔ اختتام جنگ پر جمہوری طریق پر انتخاب کیا جائے گا۔

پشاور ۳ دسمبر۔ گورنر سرحد نے اعلان کیا ہے کہ آئینی تعطل کے وقت جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس میں یہ ترمیم کی جاتی ہے

کہ ان ضروری بلوں کی منظوری دیدی جائے گی۔ جو وزارت کے مستعفی ہونے سے قبل اسمبلی نے پاس کئے تھے۔

بہاولپور ۳ دسمبر۔ حال میں وائسرائے ہند ریاست کے دورہ پر آئے ہوئے تھے ہز ہائی نس نواب صاحب نے ان کی خدمت میں پانچ لاکھ روپیہ جنگ کے امدادی فنڈ میں پیش کیا۔ پنجاب کی ریاستوں میں سے اتنا روپیہ کسی نے نہیں دیا۔ ریاست ہذا کی سالانہ آمد ڈیڑھ کروڑ ہے۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برطانوی ساحل کے سامنے ایک برطانوی جنگی جہاز نے جرمنی کی ایک آبدوز پر حملہ کر کے اسے غرق کر دیا۔ گذشتہ دو روز میں تین جرمن آبدوزیں اس سے قبل غرق کی جا چکی ہیں۔

دہلی ۳ دسمبر۔ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر سر جگدیش پرشاد کا عہدہ ملازمت اپریل ۱۹۴۰ء میں ختم ہو رہا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کی جگہ سر شنکر باجپائی لئے جائیں گے۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی میعاد بھی ختم ہو رہی ہے۔ باخبر حلقوں میں کہا جاتا ہے کہ انہیں کوئی اہم نئی ملازمت پیش کی جائیگی

پیرس ۳ دسمبر۔ فرانس کے وزیر اعظم نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ جرمنی اب اوچھے ہتھیاروں پر اتر آیا ہے اور چاہتا ہے کہ برطانیہ اور فرانس میں پھوٹ ڈال دے۔ لیکن وہ کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں مشکلات کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے

لاہور ۳ دسمبر۔ اجناس کے نرخوں پر کنٹرول رکھنے والے بورڈ کا اجلاس چھوٹو رام کی صدارت میں منعقد ہوا۔ آپ نے اس میں کہا۔ کہ ابھی گندم کے نرخوں پر نگرانی کا وقت نہیں آیا۔ جب نرخ ایک خاص حد تک پہنچیں گے۔ تو تعیین کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

واشنگٹن ۳ دسمبر۔ فن لینڈ پر روسی حملہ کا ذکر کرتے ہوئے امریکہ کے صدر نے کہا۔ کہ سینہ زوری کی پالیسی کا اس طرح وسیع ہوتے جانا نہایت اندوہناک ہے

بمبئی ۳ دسمبر۔ گاندھی جی نے ایک مضمون میں لکھا ہے۔ کہ تا حال سول نافرمانی کا کوئی امکان نہیں۔ اور حکومت برطانیہ کو پریشان کرنے کے لئے سول نافرمانی کی بھی نہیں جائے گی۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ برطانیہ کے جنگی بیڑے نے دو اور جرمن جہازوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ جرمنی کے کل ۱۹ جہاز پکڑے گئے اور ۱۵ ڈبو دیئے گئے ہیں۔ اور اس طرح جرمن کو ۱ لاکھ ۵۴ ہزار اور تین سو ٹن کے تجارتی جہازوں کا نقصان ہوا ہے

[illegible] کی ۳ دسمبر۔ فن لینڈ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کوڑی گورنمنٹ نے روس سے سمجھوتہ کر لیا ہے۔ لیکن ملک اس کے ساتھ نہیں۔ اور وہ اپنی آزادی کے لئے جنگ جاری رکھے گا۔ اور اس معاملہ کو لیگ آف نیشنز کے پیش کر دے گا۔ چنانچہ لیگ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنا فوری اجلاس طلب کرے فن لینڈ کے امریکن سفیر کی ایک رپورٹ امریکن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے شائع کی ہے کہ روسی طیارے شہروں پر بے دریغ بم باری کرتے ہیں۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ برطانیہ کے محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ تین ماہ میں برطانوی جنگی جہازوں نے ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن کے تجارتی جہاز اپنی حفاظت میں سمندر پار سے گزارے۔ ان میں سے صرف ایک فی ہزار ضائع ہوئے۔ برطانیہ کے جو جنگی جہاز ضائع ہوئے وہ ۲۵ سال کے پرانے تھے برطانیہ نے ۴۵ لاکھ ٹن جرمن جہازوں کو سمندر میں نکلنے سے روک دیا ہے۔

نیویارک ۳ دسمبر۔ فن لینڈ پر روسی حملہ کی وجہ سے امریکہ کے کارخانوں نے اسے جنگی جہاز اور ہتھیار مہیا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ روس کا جو وفد سامان خریدنے یہاں آیا تھا۔ وہ مارا مارا پھر رہا ہے اور کوئی کارخانہ

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah